296

جلد ۳ | ۱۱- دسمبر ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۳ صفر ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۹

مدینۃ المسیح علیہ السلام

جناب مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل جناب سید میر محمد اسحٰق صاحب پیغامیوں سے شرائط مباحثہ طے کرنے کیلئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اُسی مباحثہ کی شرائط ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لاہور تشریف لیجانے پر تجویز ہوا تھا اس وقت تک اس کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہی۔ لیکن جب اس طریق سے فیصلہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو مولوی صاحبان موصوف وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ تاکہ جلدی فیصلہ ہو سکے ✦

منتظمین جلسہ بڑی سعی و سرگرمی سے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بیرونی احباب کو بھی حسب دستور سابق مہمانوں کی تعداد اور دیگر ضروری امور کے متعلق جلدی اطلاع دے دینی چاہیئے ✦

اخبار احمدیہ

خدام دین

احباب ذیل نے ترجمۃ القرآن انگریزی کے جسقدر سیپارے فروخت کرنے کا حال میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے انکے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

(۱) برادر عبداللہ صاحب بڑودہ۔ ۵ سیپارے۔ (۲) سرفراز خان صاحب۔ مدن باغ ایضاً۔ ۱۵ سیپارے (۳) برادر مکرم اختر علی صاحب چھپرہ۔ وصولی قیمت میں مصروف ہیں تعداد نہیں لکھی (۴) برکت علی صاحب رنجل (گجرات) ۵ کاپی فی الحال اور جماعت مونگ و سعداللہ پور نے بھی ہاتھ بٹایا۔ تو انشاء اللہ زیادہ توقع ہے (۵) جماعت احمدیہ مدراس ۵۰ نسخے (۶) جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ ۲۰ جلد۔ باقی اور مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ✦

اسماء محمدیان بر منار بلند تر

تعمیر منارۃ المسیح کی اعانت میں حسب ذیل احباب کرام نے سو سو روپیہ عنایت فرمایا جنکے اسماء گرامی کتبہ منارۃ البیضا پر کندہ کئے جائینگے:۔ (۱) اخویم مکرم جلال الدین صاحب گوجرانوالہ۔ (۲) سید اعجاز حسین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ایبٹ آباد۔

(نوٹ۔ دیگر فدائیان مسیح محمدی کی فہرست انشاء اللہ آئندہ درج ہوگی۔ فی الحال یہی نام نامی دیئے جاتے ہیں تاکہ دیگر احباب کو بھی سابق بالخیرات بننے کی ترغیب ہو۔ ایڈیٹر)

تولد فرزند

(۱) دائرہ زید کا میں عبداللہ خان صاحب کے ہاں۔ حضرت اقدس نے بچہ کا نام عزیز احمد تجویز فرمایا۔ (۲) ہوشیارپور میں پیر جی حاجی احمد صاحب کے۔ بروز جمعرات۔ نام محمد احمد (۳) سرشت پور (ہوشیارپور) میں شیر محمد صاحب ٹھیکدار کے ہاں۔ ۲۸۔ نومبر کو۔ نور محمد (۴) پٹیالہ میں حشمت اللہ صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ نام زینب ✦ اللہ تعالیٰ اِن سب

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

بچوں کو عمر طویل دے۔ صاحب نصیب کرے۔ اور خادم اسلام بنائے آمین ۔

تحریک دعا کی (۱) کٹک میں ہمارے دو بھائی ایک مقدمہ بلا سے ناگہانی میں پھنس گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آبرو رکھے اور مخلصی ہو۔ (۲) قادیان میں اہلیہ صاحبہ مفتی فضل الرحمن صاحب اہلیہ صاحبہ مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم عرصے سے بیمار ہیں خدا شفا بخشے (۳) نتہ گرہی ضلع گوجرانوالہ میں برادر سراج الدین بعارضہ بخار کھانسی میں مبتلا ہیں۔ ان کے والدین ان سے راضی نہ تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ والدین سے معافی مانگیں انکو خوش کریں (۴) جناب مکرم شیر زمان خان صاحب نائب تحصیلدار صوابی تا حال صحت یاب نہیں ہوئے ہیں نیز مخالفین کی سازش سے ابتلا کا اندیشہ ہے (۵) کاٹھ گڑھ میں اہلیہ عبد المنان صاحب بیمار ہیں (۶) لدھیانوی بھائی محمد سردار خان ویٹرنری ڈاکٹر عرصہ سے بیمار ہیں علاوہ انکے جماعت کے تمام بیماروں بے روزگاروں اور نیز ایسے لوگوں کا جو کسی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ہمیشہ دعا کا خیال رکھیں

متفرقات

رویا در رویا۔ امرتسر سے مستری الٰہی بخش صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت فضل عمر (ایدہ اللہ) کا ایک اشتہار پڑھ رہا ہوں اس میں حضور لکھتے ہیں کہ مجھے رویا میں بتلایا گیا ہے کہ دنیا میں عذاب الٰہی بہت ہیبتناک صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اللہم احفظنا منہا ۔

انفرادی تبلیغ۔ اڑیسہ سے مولوی محمد حسن صاحب احمدی قم فرماتے ہیں کہ میں نے شریروں کی شرارت سے بچنے کے لئے ایک کمرہ الگ کرایہ پر لے رکھا ہے اس طرح تخلیہ میں تبلیغ کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔ چنانچہ ایک میمن جو دل کے غریب ہیں وہ ایک دفعہ ملاقات کو آئے تو انہیں خوب تبلیغ کی وہ بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمنے علماء سے کبھی یہ باتیں نہیں سنیں افسوس ہے کہ مسیح موعود اب زندہ نہیں۔ میں نے کہا بفضل خدا انکے خلیفہ ثانی موجود ہیں بغرض مرد تین گھنٹے کی گفتگو میں وہ قادیان جانے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان بخشے ۔

نذیر اور نبی بھی۔ راولپنڈی سے ایک دوست نے لکھا کہ الفضل کے ٹائٹل پر دنیا میں ایک نذیر آیا کی جگہ ایک نبی آیا لکھا جاتا ہے گو مفہوم ایک ہی ہو مگر مبادا کل کو مخالفین تحریف کا الزام دیں۔ مآل اندیشی و احساس پر مرحبا۔ مگر اصل الہام یونہی ہوا تھا۔ اور دوسری قرأت بھی درست ہے۔

"اپکا داس" .... سے ایک غیر مسلم عقیدتمند نے لکھا کہ ۱۵ سال عمر کا ایک لڑکا۔ قوم سے برہمن انگریزی مڈل پاس۔ آپ کا داس (خادم) ہونا چاہتا ہے۔ اسے حکمت سیکھنے کا شوق ہے۔ خرچ سب ہم اپنا اٹھائینگے۔ ہاتھ جوڑ کر عرض ہے کہ اسے اپنی خدمت میں بنا لیں۔ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اسے قادیان بھیجدو ہم طب پڑھوا دینگے۔ انشاء اللہ

ہیبت حق غالب۔ بیام سے محمد حسن صاحب لکھتے ہیں بیگم پور چنڈیالہ میں ایک غیر احمدی فوت ہو گیا تھا۔ بہت سے بیرونی مخالف لوگ بکثرت جمع تھے۔ اتفاق سے ہم احمدی بھی وہاں پہنچ گئے۔ اور قبرستان کی مسجد میں جمعہ پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ مسلمانی کے دعویدار تین گھنٹے کرتے رہے۔ خطبہ میں اللہ تعالے نے دیر تک بولنے کی توفیق دی۔ دو مولوی بھی تھے۔ لوگوں نے ان سے ہرچند کہا کوئی اعتراض کرو مگر خدا نے گویا ان کی زبانیں بند کر دی تھیں الحمد للہ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض متلاشیان حق جلسہ پر آئینگے انشاء اللہ ۔

مومن اور لغویات (۱) ایک دوست نے لکھا کہ دو تین بھائی تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک نماز بھی پڑھاتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے حضرت نے انکو جواب لکھایا۔ انکو نصیحت کرو اور سمجھاؤ اگر نہ مانیں تو اطلاع دو ۔

قیام انجمن۔ بیگم پور چنڈیالہ سے خبر گئی کہ بعض بھائی اپنا چندہ انجمن ہوشیارپور کو دیتے ہیں بعض براہ راست صدر انجمن کو بھیجتے ہیں۔ حضور نے حکم فرمایا اپنی باقاعدہ انجمن قائم کریں ۔

بصرہ و بوشہر وغیرہ مختلف شہروں میں ہمارے جو بھائی اس وقت مقیم ہیں انکیں بفضل خدا خیریت ہے بعض مخلص دوست تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں فجزاہم اللہ۔

ترقی جماعت۔ میر اعجاز حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ایبٹ آباد میں بفضل خدا جماعت بڑھتی جاتی ہے ایک مکان بننے کی تجویز ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ

الحمد للہ والمنۃ کہ مقدمہ متعلقہ مسجد مونگھیر کی اپیل ہائی کورٹ کلکتہ میں پہلی بحث مطابق ضابطہ دیوانی منظور ہو گئی اللہ تعالیٰ باقی مرحلے بھی اپنے فضل و کرم سے حسب دلخواہ طے کرا دے۔ آمین ۔

اخویم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب احمدی مبلغ بنگال کی اہلیہ مکرمہ جو کچھ عرصہ پہلے سخت بیمار تھیں اب حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی دعاؤں سے بفضل خدا بالکل اچھی ہیں صرف ضعف باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ قوت بخشے۔ امین ولاور پور (بنگال) میں اخویم مکرم سید وزارت حسین صاحب جو بیمار تھے اب بفضلہ الٰہی جلد جلد صحت یاب ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ ۔

کلکتہ سے ۴ دسمبر کی خبر ہے کہ اخویم مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے جزیرہ انڈمان کے ٹکٹ خرید لیے اور ۵ دسمبر کو جہاز پر سوار ہونیوالے تھے۔ اہل و عیال آپکے ساتھ ہیں۔ آپ کی چھوٹی بچی بھی ذرا علیل ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور سب کو مع الخیر پہنچائے۔ آمین ۔

بیگو وال میں برادر غلام محمد صاحب شدید درد کمر میں مبتلا تھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج سے مایوسی ہو چکی تھی۔ حضرت امام محترم ایدہ اللہ کی دعاؤں سے اب مرض آدھا بھی نہیں رہا۔ فالحمد للہ۔ خدا کرے باقی بھی جلد تر جاتا رہے آمین ۔

چنگا بنگیال میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تین چار روز رہے اور بفضل خدا خوب تبلیغ کی۔ ایک نو احمدی کو لوگوں نے بہت پریشان کر رکھا تھا۔ الحمد للہ کہ اس کو استقامت عطا ہوئی ۔

سامانہ (پٹیالہ) میں اپنی جماعت کی حالت ہر پہلو سے قابل رحم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ احباب درد دل سے دعا کریں ۔

برادر شیخ کریم الدین صاحب احمدی سکنہ علاقہ (پٹیالہ) ایک پرجوش و مخلص بھائی ہیں درد شقیقہ کی شدت سے وجہ معاش میں بھی سخت حرج و زیرباری ہو رہی ہے احمدی دوست ان کے لیے خاص توجہ سے دعائے شفایابی مانگیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱- دسمبر ۱۵ء

خواجہ صاحب کی ایک تحریر

حضرت مسیح موعود کے احمدؑ ہونیکے متعلق

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

یوں تو ہر ایک انسان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اپنے قول کی خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری پابندی کرے اور اس کے خلاف کہنے یا کرنے سے باز رہے۔ لیکن ایک ایسا انسان جسکو دعویٰ ہو کہ میں مبلّغ اسلام ہوں۔ میں دُنیا کو اسلام کی دعوت دے رہا ہوں۔ اسکے لئے تو نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ اندر باہر سے یکساں ہو۔ جو کچھ وہ کہتا ہو۔ اسی کے مطابق کرتا بھی ہو جو عقیدہ اس کا ایک وقت ہو۔ وہی ہمیشہ رہے۔ اور اگر اس میں کوئی تبدیلی واقع ہو تو صاف گوئی اور حق پسندی سے اپنی پچھلی غلطی کا اقرار کرے مثل مشہور ہے کہ قول مرداں جان دارد۔ یس جو کچھ انسان کی زبان یا قلم سے ایک دفعہ نکل چکا یا تو اسپر قائم رہے یا مردانہ وار اخلاقی جرأت سے کام لیکر علانیہ مان لے کہ میں نے پہلے جو کچھ کہا وہ صدق و حق نہ تھا۔ بجز ان دو صورتوں کے تیسری صورت نفاق و زمانہ سازی کی ہی ہو سکتی ہے جو ابن الوقت لوگوں کا کام ہے صاف گوئی ایک ایسا وصف ہے جس سے ہر ایک مسلمان کو متصف ہونا ضروری ہے اور خاصکر ایک مبلّغ اسلام ہونے کے مدعی کو۔ لیکن بُرا ہو طمع دُنیاوی کا۔ کہ یہ اچھے اچھے ہوشیاروں کو بھی اندھا کر دیتی ہے ع "بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند" اور بڑے بڑے مستقل مزاج لوگوں کے پائے ثبات کو متزلزل کر دیتی ہے اور ستیا ناس ہو بغض اور عناد کا۔ کہ یہ بھلے چنگے سمجھدار لوگوں کو بھی حق کی مخالفت پر کھڑا کر دیتا ہے اور انکے اگلے پچھلے سب قول و قرار پر پانی پھیر دیتا ہے۔ دُنیا جہان میں اس قسم کے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں جن سے ان باتوں کی تصدیق ہوتی ہے لیکن میں اس وقت کسی دُور کے واقعہ کیطرف ناظرین کو توجہ دلانے کی زحمت نہیں دے رہا۔ بلکہ اُس گروہ کے ایک فرد خاص کی ایک تحریر کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو بظاہر تو اپنے تئیں احمدیوں میں شمار کرتے ہیں لیکن در اصل انکے موجودہ اقوال و افعال سے احمدیت کے ساتھ سرتاسر بیگانگی بلکہ عنادِ دلی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ لوگ کس طرح اپنی ہی سابقہ تحریروں کی اسوقت صراحتہً تکذیب کر کے اس امر کی سچائی پر مُہر لگا رہے ہیں کہ وہ جو کچھ پہلے تھے اب نہیں رہے بلکہ انکی سابقہ و موجودہ حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا ہے +

خواجہ کمال الدین صاحب ان لوگوں میں سے نہ صرف ایک چیدہ شخص ہیں بلکہ برائے نام خلیفۃ المسیح بھی بنائے گئے ہیں۔ اگرچہ خواجہ صاحب اس منصب کو اپنے لئے مفید و نفع رساں نہیں سمجھتے۔ کیونکہ بقول انکے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بلادِ غربیہ میں صرف نام لینا ہی سم قاتل ہے تو ان کا مجسم خلیفہ بن کر ولایت میں تبلیغ اسلام کرنا تو انکے لئے زہر ہلاہل سے بھی کہیں بڑھ کر مضر اور نقصان رساں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ صاحب نے نہ خود کبھی اپنے نام کے ساتھ خلیفۃ المسیح لکھا اور نہ عام طور پر انکے خطاب دینے والے اسکے لکھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح انکے پراسرار مشن کو نقصان پہنچتا ہے یہ بھی گویا قدرت کا اک عجیب فیصلہ ہے کہ خلافت جیسے مہتم بالشان منصب کے لئے ہر کس و ناکس موزون نہیں ہو سکتا مگر وہی جسے خدا تعالیٰ اس کا اہل بنائے کیونکہ خلیفے بنانا خدا ہی کا کام ہے تاہم انکے بعض سادہ لوح مداحوں کی خانہ ساز تقسیم کی رو سے وہ بھی غیر مبائعین کے ایک خلیفہ ہی کہے جا سکتے ہیں۔ اور ان کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ میں یورپ میں اسلام کا بیج بو رہا ہوں اور اسلام کی صداقت آشکارا کر رہا ہوں۔ انھوں نے پچھلے دنوں سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے بڑے زور سے بیان کیا تھا کہ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدؑ نہیں** ہیں اور کہ مبائعین کا یہ عقیدہ رکھنا اسلام پر ایک ایسا حملہ ہے جو آجتک نہیں ہوا +

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک نہایت جامع اور مدلل مضمون لکھ کر شائع فرما دیا تھا۔ اس مضمون کے مسکت ہونیکے نہ صرف خواجہ صاحب ہی قائل ہیں بلکہ انکے امیر مولوی محمد علی صاحب بھی۔ کیونکہ دونوں سے اس کا جواب آجتک نہیں بن پڑا۔ جو انکے لاجواب ہونے کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ لیکن یہاں میں خواجہ صاحب ہی کی ایک تحریر درج کر کے ان سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ جس وقت انکے قلم سے یہ نکلی تھی۔ آیا اسوقت بھی ان کا یہی عقیدہ تھا جو وہ اب ظاہر کر رہے ہیں۔ یا وہی جو اُن الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے اور جسکی مخالفت پر اب آپ کمر بستہ ہیں؟

آپ نے اپنے ایک خط میں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام تھا۔ ولایت سے یہ الفاظ لکھے تھے۔ کہ "ہم لاکھ اختلاف رائے رکھتے ہوں۔ جو انشاء اللہ عنقریب مٹ جائینگے **لیکن خدا احمدؑ کی پہلی جماعت کو ان کمینے امور سے بہت بالاتر رکھے گا۔ اور اس نے رکھا ہے**"۔ اس تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو **احمدؑ** قرار دیا ہے۔ ورنہ آپنے یہ کیوں لکھا کہ خدا **احمدؑ** کی پہلی جماعت کو ان کمینے امور سے بہت بالاتر رکھے گا۔ کیا یہاں **احمدؑ** سے آپکی مُراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے؟ ہرگز نہیں پھر اب آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو **احمدؑ** ماننے میں کیا روک ہے اور کیوں اسکے خلاف لکچر دیتے پھرتے ہیں؟ ہزارہا اور ایسی باتوں کو جانے دیجئے۔ لیکن کیا اسوقت آپکی مندرجہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر آپکے موجودہ عقیدہ سے مقابلہ کر لینے پر صاف طور پر واضح نہیں ہو جاتا۔ کہ آپ اپنی اس تحریر کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ موجودہ مزعومات کے ماتحت شائد آپ کو محولہ بالا الفاظ لینے نہ معلوم ہوں۔ لیکن اصل خط موجود ہے اگر آپنے ان کے لکھنے سے انکار کیا۔ تو اس کا عکس شائع کر دیا جائے گا۔

اب بتلائیے کہ کیا مبلّغ اسلام ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جنکو اپنے قول کا پاس نہو جنکے عقائد ایسے متزلزل اور رد بدل ہوتے ہیں

دعوت الی الخیر

انگلستان میں احمدیت کی تبلیغ

حضرت احمد قادیانی کے حالات مفصل سننے کا اشتیاق

ناظرین کرام۔ مبارک صد مبارک بلکہ صد ہزار بار مبارک !! وہی نام پاک جسکا سرزمین یورپ میں زبان پر لانا سم قاتل قرار دیا جاتا تھا آج اُسی خطہ مغرب میں مثل آب حیات ڈھونڈا جا رہا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اس اجمال کی تفصیل تو آپ انشاءاللہ آگے چلکر ہمارے مکرم مبلغین انگلستان کی تازہ ترین رپورٹ مورخہ ۱۱ نومبر میں ملاحظہ فرمائینگے لیکن پہلے ایک نہایت مخلصانہ سجدۂ شکر بجا لاکر افضال الٰہی کے دلربا تصور سے لطف مسرت اُٹھا لیجئے تاکہ موجب ازدیاد نعمت ہو (لئن شکرتم لازیدنکم) اور ذرا غور فرمائیے کہ وہی دانایان فرنگ جو ترقیات مادی کی دُھن اور مخمصات دنیوی کے انہماک میں خود اپنے ہی صدیوں کے آبائی مذہب سے بیزار ہو چکے تھے۔ آج اُس دین اسلام کے محاسن پر فریفتہ ہوتے جاتے ہیں جسے وہ اب تک مسلک سلامتی نہیں بلکہ مشرب خون آشام یعنی تلوار کا مذہب سمجھتے رہے۔ کیا یہ مسیح و مہدی علیہ السلام کے ظہور پاک کا اعجاز صریح نہیں ؟ کیونکہ اسی کے عہد میں بموجب حدیث نبوی ایسا ہونا تھا اور یہ سارے شیریں ثمرات اسی عظیم الشان انسان کی آسمانی تعلیمات کی بدولت حاصل ہوئے ہیں۔ پھر کیسی غداری و کورنمکی ہے کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کرتے وقت اسی کے ذکر خیر کو نظر انداز کر دیا جائے کیا بجز ایسے حرمان نصیبوں کے جنہیں مسیح موعود کے منصب عالی اور آپکے دعاوی پر سچے دل سے ایمان و یقین نہ ہو کوئی اور ایسے کفران نعمت اور اخفائے حق کی جسارت کر سکتا ہے ؟ لا واللہ۔ کوئی از راہ نفاق کیشی و دنیا طلبی اس چودھویں کے چاند پر خاک ڈالکر اسے چھپانے کی لاکھ کوشش کرے لیکن یہ آسمانی نور کسی کے چھپائے چھپ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں (یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ الآیہ) چنانچہ الحمدللہ کہ انگلستان میں اس نور کے دلدادوں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے جیسا کہ ناظرین ان کالموں میں ملاحظہ فرماتے ہونگے ✦

نوٹ ✦ خاکسار ایڈیٹر بھی لکھتے لکھتے یہیں چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اس کے احسانات بیکراں کا شکر ادا کرنے کو سجدہ میں گر جاتا ہے۔ منہ ✦

اخویم مکرم جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی مبلغ احمدیت اپنی محولہ بالا تازہ چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں :۔

اس ہفتہ ساؤتھ سی میں مکرمی چودھری صاحب کے دو لکچر ہوئے۔ پہلا ہفتہ کے روز بتاریخ ۱۰ر نومبر "انقلاب مذہبی" پر تھا جس میں چودھری صاحب قریباً ایک گھنٹے تک تقریر فرماتے رہے۔ ماحصل اس کا یہ تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں عدل پر زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں اسی کی زیادہ ضرورت تھی۔ مگر جب بوجہ امتداد زمانہ اسمیں لوگوں کی غلطی سے افراط تفریط پیدا ہو کر سختی بڑھ گئی تو انجیل میں رحم کی تعلیم پر زور دیا گیا اس لئے کہ اب حالات نے اسی کی احتیاج پیدا کر دی تھی۔ مگر قرآن کریم نے ان دونوں کو سمو کر ایک ایسی حکیمانہ تعلیم دی جسمیں عدل و رحم دونوں پہلو مد نظر رکھے گئے ہیں اور جو ہر زمانہ میں نہ صرف ممکن العمل ہے بلکہ اس سے بڑھ کر تعلیم ہونی محال عقل ہے جس کا اصل مقصود اصلاح رکھا گیا ہے نہ کہ انتقام۔ پس وقت اور موقعہ کے مناسب حال عدل یا رحم جسکی ضرورت ہو وہی عمل میں لایا جائے (جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ) یعنی کسی بدسلوکی کا بدلہ تو ویسی ہی اور اُتنی ہی بدسلوکی ہو سکتا ہے مگر معافی دینے سے اصلاح ہوتی ہو تو اس درگذر کے اجر کی اللہ تعالیٰ سے توقع رکھ کر اپنے اصلاح پذیر مجرم کو بخش دینا چاہیئے (ملخص) ✦

اس تقریر کا سامعین پر بفضل خدا بہت عمدہ اثر ہوا نیز انکے قلوب میں اس اشتیاق نے جوش مارا کہ جس پاک انسان کے شاگردان رشید اسوقت سات سمندر پار آن کر اسلام کا اصلی نورانی چہرہ اس خوبصورتی سے دکھلاتے ہیں وہ کیسا کچھ برگزیدہ شخص ہوگا۔ اُسکے حالات بھی سُننے چاہئیں۔ چنانچہ سامعین نے بالاتفاق خود درخواست کی کہ پچھلے لکچر میں آپنے احمد نبی اللہ کا جو مختصر ذکر کیا تھا۔ وہ اب ہمیں مفصل سُنایا جائے۔ پریزیڈنٹ صاحب بہادر کے فرمانے پر چودھری صاحب آدھ گھنٹہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بیان فرماتے رہے جسکو حاضرین نے بڑی دلچسپی و توجہ سے سُنا۔ فالحمدللہ علی ذالک ✦

دوسرے دن اتوار کو دوسرا لکچر ہوا جو

یعنی اسلوب القرآن پر تھا۔ اس مضمون میں بتلایا گیا کہ قرآن مجید پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اسکے طرز بیان میں ربط نہیں یہ انکی محض کم علمی و عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ ورنہ دراصل اس کتاب پاک کے ہر جزو کا اگلے جزو سے ہر سورۃ کا اگلی سورۃ سے اور ہر ایک آیت کا اس سے اگلی آیت سے ایسا گہرا اور پُرحکمت ربط ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی اور کتاب میں ہو نہیں سکتا۔ اس تقریر کے وقت جسقدر سامعین تھے ان پر بفضل خدا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور امید ہے کہ انشاءاللہ العزیز بعض انہیں سے سچائی کو قبول کر لینگے ✦

پھر لکھتے ہیں کہ پرسوں سے چودھری صاحب سکاٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں اسی شخص کے پاس جس کا پچھلی چٹھی میں ذکر تھا کہ وہ انجمن حامئے امن کا بانی ہے جسمیں قریباً ایک لاکھ ممبر ہیں۔ انکی سوسائٹی کا مدعا دُنیا میں امن و اتحاد قائم کرنا اور جنگوں کا سدباب ہے اس شخص کو دکھلانے کے لئے چودہری صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے پیغام صلح اور مضمون ممانعت جہاد وغیرہ لے گئے ہیں۔ یہ شخص عربی کا عالم معلوم ہوتا ہے اسواسطے خطبہ الہامیہ بھی لے گئے ہیں جسمیں حضرت ممدوح نے جہاد کی ممانعت فرمائی ہے۔ باقی مفصل حالات چودہری صاحب کی واپسی پر معلوم ہونگے۔ انشاءاللہ ✦

علاوہ ان امور کے مکرمی قاضی صاحب کے پرائیویٹ خطوط سے جو آپنے حضرت فضل عمرؓ ایدہ اللہ کی خدمت میں

بغرض تحریک دُعا یا اطلاع حالات کے ارسال کئے ہیں ایک اور عجیب و غریب بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ قاضی صاحب اصل میں بہت کم گو اور شرمیلی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایسے آدمیوں کے لئے تبلیغ کی خدمت انجام دینا کتنا دقت طلب کام ہے۔ لیکن برخلاف اُن حق پوش و ناحق کوش طالبانِ دُنیا کے جنکی زبانیں باوجود خاص زعم قابلیت و مہارتِ تقریر اور سحر بیانی و طلاقت لسانی کے دعوے کے مرض نفاق و شقاق کی وجہ سے خدا کے مسیح کو پیش کرنے میں گویا گُنگ ہوگئیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بھولے منکسر مزاج اور شرمیلے بندوں ہی سے یہ پاک کام لینا چاہتا ہے تو گویائی کی طاقت اور غیر زبان غیر قوم غیر ملک میں ایسے سنگین و اہمترین مسائل اور مذہبی دُنیا میں انقلاب عظیم برپا کر دینے والے مبحث کو چھیڑنے کی جرأت و حوصلہ عطا فرما دینا بھی اُس قادر و توانا کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔ چنانچہ حضرت اولوالعزم کی دُعاؤں کے اثر سے اس معاملہ میں قاضی صاحب کے اندر بفضلِ خدا نمایاں تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ فالحمد للہ۔ اور جب خدائے تعالیٰ کو ان سے یہ کام لینا ہے تو امید ہے کہ ضرور ایک دن اُنکی پُوری پُوری اہلیت بھی عطا ہوگی انشاء اللہ۔

فرانس میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اخویم مکرم منشی عبدالرحیم صاحب کی سعی جمیل سے بہ تعداد کثیر تقسیم ہوچکی ہیں اور کچھ جناب مکرمی ڈاکٹر محمدالدین صاحب نے بھی چیدہ چیدہ اشخاص کو دی ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ ان سے اچھی تبلیغ ہو جائیگی اور متلاشیانِ حق کو خدا کے مامور کی سچائی معلوم کرنے میں بہت مدد ملیگی۔ کتاب اسلام کی فلاسفی (ٹیچنگز آف اسلام) کا ترجمہ فرینچ زبان میں انشاء اللہ عنقریب تیار ہو کر پریس سے نکلنے والا ہے۔ ہمارے مکرم داعی لکھتے ہیں کہ فرانس میں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو فرانسیسی زبان کا اچھا ماہر ہو اور اسمیں پبلک لیکچر دے سکے۔ (اللہ تعالیٰ اسکے بھی سامان پیدا کر دے گا۔ ایڈیٹر) ہمارے احباب اگر کچھ عرصہ اور وہاں رہ گئے تو خدا چاہے جلدی ہی بقدر حاجت فرانس کی بولی سیکھ جائینگے۔ جملہ احمدی احباب مقیم فرانس بفضل خدا اچھی طرح ہیں۔ اور اپنے نیز اہل و عیال کے حق میں دُعائے خیر کے خواستگار۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ خدمتِ اسلام کی توفیق دے اور مع الخیر منصور و مظفر وطنِ مالوف میں واپس لے۔ آمین +

معارف قرآن مجید

از افاضات سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(نوشتہ اسسٹنٹ ایڈیٹر)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	پیچھے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو قبول کرنے اور آپکے ساتھ ہونے کے متعلق فرمایا تھا۔ اسپر دو سوال پیدا ہوتے تھے۔ ایک یہ کہ آیا انسان کا خدا سے ایسا تعلق ہے کہ خدا کو کوئی تعلیم رسولوں کی معرفت اس کے لئے بھیجنا چاہیئے یا نہیں۔ دوم کیا انسان کو کسی کتاب یا تعلیم کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ اس آیت میں ان دونو سوالوں کو خدا تعالےٰ نے حل کر دیا ہے۔ پہلے سوال کا تو یہ جواب فرمایا کہ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ تمہاری پہلی حالت مُردہ تھی جس سے ہم نے تم کو زندہ کیا عربی زبان میں مُردہ اسکو بھی کہتے ہیں جسمیں قوت نامیہ نہ ہو۔ تو فرمایا۔ کہ انسان کو جب ہم نے اس مُردنی حالت سے بڑھایا ہے اور مُردہ سے زندہ بنایا ہے تو یہی اسبات کا ثبوت ہے کہ بندہ کا خدا سے ضرور ایسا تعلق ہے کہ اس کے لئے کوئی تعلیم خدا کیطرف سے ہی آتی۔ ورنہ خدا نے انسان کو پیدا ہی کیوں کیا؟ ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔ پھر تم اس حالت سے مر کر زندہ کئے جاؤ گے اور پھر خدا کیطرف اپنے اعمال کا نتیجہ پانے کے لئے لوٹائے جاؤ گے۔ پس جب ایک نہ ایک دن انسان کے اعمال کا نتیجہ نکلنا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسکو ایسی تعلیم نہ دی جائے اور ایسا رستہ نہ بتایا جائے جس پر چلکر وہ اعمال صالحہ بجا لاسکے ؂

ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون میں خدا تعالےٰ نے مسئلہ ارتقا کو بیان فرمایا ہے۔ ہم انسان کو دیکھتے ہیں۔ کہ جب اس دُنیا میں آتا ہے تو اچانک پورے قد و قامت کے ساتھ نہیں آتا۔ بلکہ ماں کے پیٹ میں سے نو ماہ کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر روز بروز اسکی پرورش میں ترقی ہوتی جاتی ہے اسی طرح اس زندگی کے بعد انسان کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونیوالے بچے کی۔ اور پھر وہ روز بروز ترقی کرتا اور مدارج میں بڑھتا جاتا ہے +

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۝	وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ بھی ہے تمہارے لئے پیدا

کیا ہے۔ اسمیں خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کے نفع کے لئے کسقدر اشیاء پیدا کی گئی ہیں اور یہ تمام کی تمام چیزیں صرف انسان کے لئے ہی پیدا کی ہیں۔ کسی اور جاندار کے لئے نہیں۔ دیکھ لو انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جو دُنیا کی ہر ایک چیز سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی ایسی مخلوق نہیں۔ مثلاً شیر چیتے وغیرہ۔ ابتدائے آفرینش سے جن چیزوں سے فائدہ اُٹھاتے اور جن کو اپنے استعمال میں لاتے تھے آج بھی اُنہی کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اب انھوں نے کچھ اور چیزیں زائد کر لی ہوں یا ان پہلی چیزوں میں ہی کچھ تغیر و تبدل کر لیا ہو۔ مگر انسان کی حالت ان سے بہت مختلف ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں جو کسی وجہ سے پہلے معلوم نہ تھیں یا جنکا استعمال کرنا انسان نہیں جانتا تھا۔ ان کے علاوہ اسوقت تو ایسی چیزوں سے بھی نفع اُٹھایا جا رہا ہے جو بہت لغو اور فضول سمجھی جاتی تھیں۔ پاخانہ سے زیادہ نجس اور ناپاک اور کیا چیز ہوگی۔ لیکن آجکل اس سے بھی بڑا کام لیا جاتا اور نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ پس اس بات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی ہر ایک چیز انسان کے نفع اور فائدہ کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اسبات کو سمجھا نہیں۔ ورنہ ہر ایک ایجاد کے یہی موجد ہوتے۔ جن قوموں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دُنیا کی ہر ایک چیز ہمارے ہی کام لینے اور فائدہ اُٹھانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ انھوں نے بڑی بڑی ایجادیں کی ہیں +

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۝	پھر وہ آسمان کیطرف متوجہ ہُوا۔ پس اس نے اسکو سات درجوں

پر تقسیم کیا۔ یعنی آسمان مع اپنے اجرام کے بھی انسانوں کے فائدہ کے لئے ہی بنایا گیا۔ جب یہ ساری چیزیں زمین اور آسمان کی انسانوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں تو کیا اسکی کوئی غرض نہیں؟ ہے اور ضرور ہے +

چونکہ دنیا کی سب چیزیں خدا تعالےٰ نے انسان کے اختیار میں رکھ دی ہیں۔ اور اسکے اختیارات بہت وسیع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فوری توجہ کے قابل

(بقلم اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں یہ عریضہ قومی ضرورتوں اور موجودہ حاجتوں کو مدنظر رکھکر اللہ تعالےٰ کی اس برگزیدہ قوم کے افراد کے نام لکھ رہا ہوں جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق قرار دی گئی ہے اگرچہ میں ڈرتا ہوں کہ قومی ضروریات کے متعلق یاددہانی کرنے کے لئے میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی قوم کی ہتک توہین کر رہا کیونکہ یاددہانی ظاہر کرتی ہے کہ قوم اپنے فرائض سے اگر غافل نہیں تو انہیں سست ضرور ہو گئی ہے مگر نہیں میرے دوستو! اور حضرت مسیح موعود میں ہو کر میرے بھائیو! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں سے آگاہ کرتا ہوں جو خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانی پر آمادہ قوم کو ملا کرتے ہیں

یہ بات تو کسی سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا اور پھر اس عہد کی خلافت اولیٰ اور اب خلافت ثانیہ میں تجدید کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہی سلسلہ کی ضرورتوں کی ایک سکیم قائم کی اور عملی طور پر ان ضرورتوں کے مستقبل کی طرف قوم کو متوجہ کیا۔ قوم اس سے ناواقف نہیں کہ اب اسے کیا کرنا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں وہ ضرورتیں اپنی ابتدائی منزل میں تھیں لیکن اب خدا کے فضل سے ہم بہت آگے نکل گئے ہیں جس طرح پر ایک بچہ کی ضرورتیں بہت ہی مختصر ہوتی ہیں اور جوں جوں وہ جوان ہوتا ہے۔ اس کی ضروریات کا سلسلہ بھی وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ اپنی ابتدائی حالت سے نکل کر اب ماشاء اللہ جوان ہو رہا ہے اور اسکی ضرورتوں کا دائرہ ہندوستان سے نکل کر اطراف عالم میں پھیل رہا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! الٰہی سلسلے اور منہاج نبوت پر قائم شدہ . . . .

. . . . سلسلے ہمیشہ ابتلاؤں میں پرورش پایا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا کھلا کھلا ثبوت ملے اور تا مومنوں کے ایمان مستحکم اور مضبوط ہوں۔ سلسلے کے ساتھ ابتلاؤں کا آنا لازمی امر ہے تو قسم کے ابتلاؤں میں سے یہ سلسلہ گذرا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ ابھی اور کن مرحلوں سے اس کو گذرنا ہے۔ مگر ہر ابتلا اور ہر مشکل اس کی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ ہو جاتی ہے فالحمد للہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سلسلہ کو جس طرح پراگندہ کر دینے کی کوشش کی گئی تھی اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس کی تہ میں کام نہ کر رہا ہوتا تو آج دشمنوں کے گھر عید ہوتی مگر القادر والقدیر خدا نے دکھا دیا کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے سلسلہ کی کامیابی کے کئے تھے وہ پورے ہوئے۔

وہ لوگ جنہوں نے سلسلہ میں پرورش پائی تھی اور اب وقت آیا تھا کہ وہ سلسلہ کے خادم ہوتے ان میں سے بعض نے اپنی بدقسمتی سے سلسلہ کو کاٹ دینے کی کوشش کی اور حضرت اولوالعزم (ایدہ اللہ) کے مقابلہ کے لئے انہوں نے اپنے ہر قسم کے ہتھیاروں سے حملہ کیا مگر خدا تعالےٰ نے ہر میدان میں اپنی تائید اور نصرت کا چمکتا ہوا نشان دکھایا۔

جس وقت جماعت پر یہ ابتلا آیا اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا خزانہ ہزاروں روپیہ کا زیر بار تھا اور اس ابتلا کی وجہ سے مشکلات اور بھی بڑھ گئیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت فضل عمر جماعت کو اس خار دار جنگل سے نکالا۔ سلسلہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور جماعت کے مالی فرائض کو بڑھا رہی ہیں۔

سید ولد آدم اور صحابہ کی سیرۃ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی مخلص فی الدین ہو کر مالی مدد کرنے والا ایمان میں ضعیف الاعتقاد یا کسی قسم کی کمزوری کا ملزم نہیں ہوا۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے قریباً وہ سب لوگ جنہوں نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ایمان کے نور سے معمور تھے مگر صدیق اکبرؓ کو جو عزت اور شرف ملا ہے کوئی دوسرا شریک نہیں۔ بھلا اسکی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ انہوں نے ہر ایک نازک وقت پر خدا کی راہ میں جس طرح کیا ہماری جماعت کی نسبت خدا کی مجید کتاب نے آخرین منہم فرمایا ہے اور اس کا مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت بھی صحابہ کے رنگ میں رنگین اور اسی خو بو اور طاقت واثر کی جماعت ہوگی قطع نظر اور مماثلتوں کے ایک بڑی بھاری مماثلت اس وقت ان دو نو گروہوں میں ہونی چاہیئے وہ کیا انفاق مال اور انفاق جان۔ خدا تعالیٰ کی نسبت سے انفاق جان کا خطرہ جو صحابہ کے لئے مقدر تھا۔ اس امن وانصاف کی حکومت کے زیر سایہ اس رنگ میں ہیں نہیں۔ لیکن دین کی تبلیغ واشاعت کے لئے نکل کھڑے ہونے اور مالی قربانیوں کی وجہ سے اپنے نفوس اور ذات پر اس کے اثرات کو برداشت کرنے کا جانی مجاہدہ باقی ہے۔ ہاں وہاں مجاہدہ انفاق جان بہت بڑھ کر تھا یہاں اس کے مقابلہ میں انفاق مال کا مجاہدہ بہت بڑھ کر رکھا گیا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ سلسلہ کی طرف سے درخواست پر درخواست اور ضرورت پر ضرورت پیش کی جاوے۔ اور سلسلہ کے مخلص احباب وافراد شرح صدر سے اس کو پورا کریں یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہمارے دوستوں کو رات دن سلسلہ سے تعلق اور اس کے مقاصد سے دلچسپی پیدا ہوتی رہے ورنہ تم خود خیال کرو کہ یہ بات کہاں تک مفید ہو سکتی ہے کہ ایک شخص آیا اور ہاتھ پر ہاتھ رکھکر چلا گیا اور گھر جا بیٹھا۔ پھر اس سلسلہ کے نفع وضرر سے اس کو کچھ تعلق نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہو جائے اس لئے اس نے ہماری راہ میں

مالی قربانی

رکھدی ہے اگر یہ ابتلا اور قربانی بھی نہ ہوتی تو بتاؤ اور کیا بات ہو سکتی ہے جس سے ہم ان مدارج کو حاصل کر سکیں جو صحابہ کرامؓ کو ملے۔

میرے دوستو! اگرچہ سلسلہ کی ضرورت کی تفصیل پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ ایک طرف منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام شروع ہے دوسری طرف تبلیغ واشاعت سلسلہ کے لئے ہمارے مبلغ ہندوستان

سے لنگر دوسری ولایتوں میں جا پہونچے ہیں اور مختلف مقامات سے ابھی برابر مانگ آرہی ہے۔ پھر قرآن مجید کے ترجمہ اور اس کی اشاعت کا خیال آتا ہے کہ کس طرح قوم نے ایک کثیر رقم جو بھاری لاکھ کے قریب اس مبارک کام کے لئے دی اور ایک شخص نے خدا کا ذرا بھی خوف نہ کرکے اور حقوق العباد اور خوش معاملگی کے تمام پہلوؤں کو نظر انداز کرکے اس پر غاصبانہ قبضہ کرلیا۔ اور قوم کو نئے سرے سے یہ کام کرنا پڑا جس پر پہلے کئی سال خرچ ہو چکے تھے۔ اب اس کام کے لئے ایک لاکھ سے اوپر چاہیئے۔ پھر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ترقی کا خیال ایک طرف ہے اور قوم کے لئے کالج کی ضرورت بڑے زور سے تحریک کر رہی ہے اور بحالت موجودہ ہمارے وہ بچے جو قادیان سے تعلیم پاکر کالج تعلیم کے لئے دوسری جگہ جاتے ہیں ان کے لئے مقامی بورڈنگ ہوس کھولنے سے ان کے اخلاق اور مذہب کی حفاظت کے لئے ازبس ضروری ہیں۔

اسی طرح اشاعت اسلام کے لئے موقت الشیوع عالہ ریویو آف ریلیجنز کو زیادہ مضبوط مفید اور شاندار بنانا ہمارے پیش نظر ہے۔

پھر ان سب سے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کیا ہوا لنگرخانہ سب سے مقدم ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت یاتون من کل فج عمیق مہمانوں کا دور دراز مقامات سے آنا اور کثرت سے آنا لازمی امر ہے ان کی ضروریات خورد و نوش کے علاوہ ان کے لئے مکانات کی وسعت اور سامان رہائش کی موجودگی ازبس ضروری ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی وحی نے اصحاب الصفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کے درویشوں کی ایک جماعت کا قادیان میں مقیم رہنا ضروری بتایا ہے ان کی ضروریات انکے ساتھ ہیں۔

ان سب کے علاوہ موسمی تغیر و تبدل پر موسمی ضروریات اور غربا و ضعفاء کی تکلیف پا نا دیکھا نہیں جاسکتا ان تمام مجموعی ضروریات پر یکجائی نظر کی جائے تو کئی لاکھ روپے کے اخراجات کو دیکھکر بظاہر ایک کمزور انسان گھبرا اٹھتا ہے مگر جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور جس کی ترقی اور وسعت کے اس نے وعدے کئے ہیں اس ترقی کے لحاظ سے اس کی ضروریات کا انصرام بھی اسی الغنی الحمید خدا کی تائید ہی سے ہوگا یہ ہمارا یقین ہے مگر میرے دوستو! دنیا عالم اسباب ہے انبیاء علیہم السلام کی پاک جماعت کو من انصاری الی اللہ اور من یقرض اللہ قرضاً حسنة کی آوازیں دینی پڑتی ہیں۔ ان کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ نصرت الٰہی کے مظاہر کو تلاش کرتے ہیں پس میں اگر اس پاک سلسلے کی خدمت کے لئے من انصاری الی اللہ کہتا ہوں تو میں بھی ہوں سعادت مند اور مبارک روحوں کا استقبال کرنا چاہتا ہوں جو خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی تائید کے لئے ملائک کا مظہر ہو کر ہاتھ اٹھاتی ہیں۔

تم دین کو دنیا پر مقدم کرکے سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرنے کا معاہدہ کر چکے ہو پس اب خاموشی کا وقت نہیں سالانہ جلسہ بہت قریب آگیا ہے اور صدر انجمن کی مدات پہلے سے قریباً بیس ہزار روپیہ کی زیر بار ہیں منارۃ المسیح کی تعمیر شروع ہوگئی ہے اور سالانہ جلسہ کے لئے ضروریات کا انتظام پہلے سے لازمی ہے۔ اس وقت کم از کم تیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے تاکہ پچھلے قرضے سے بے باق ہو کر سالانہ جلسہ تک ہم انتظام کر سکیں معمولی اور مقررہ چندے جو قوم دیتی ہے وہ مقررہ ضرورتوں کے لئے خدا کے فضل سے کفایت کرسکتے ہیں لیکن وقتی ضرورتوں کا بوجھ زاید اور یکمشت چندوں کے بغیر ہلکا نہیں ہو سکتا اس لئے احباب اسی مہینے کے اندر اس رقم کو پورا کر دینے کے لئے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالدیں میں خود اپنے دوستوں کو کوئی تجویز بتانی نہیں چاہتا کہ وہ اس رقم کے پورا کرنے کے لئے یہ کریں اور وہ کریں ہمیں روپیہ چاہیئے۔ وہ اس کے پورا کرنیکی فکر کریں۔ احمدی انجمنیں اپنے ہاں اس ضرورت کو پیش کریں اس وقت ایک سو سے زیادہ انجمنیں ہیں اور وہ مختلف حیثیت کی ہیں۔ جن میں سے بعض ہزاروں دےسکتی ہیں اور بعض سینکڑے بھی نہیں دے سکتی ہیں اگر تیس ہزار افراد قوم ایک ایک روپیہ بھی اس فوری ضرورت کے لئے دیں تو یہ رقم پوری ہو سکتی ہے میں جانتا ہوں کہ قوم دے سکتی ہے اور دینے والے بفضل خدا موجود ہیں ایسی سعید اور مستعد روحوں کی ضرورت ہے جو اس مقصد کے لئے گلے میں جھولی ڈالکر تماشائے اہل کرم دیکھتے ہوئے اس ضرورت کو پورا کریں۔ میرے دوستو! اٹھ کھڑے ہو کر یہ بیٹھنے کا وقت نہیں ہے میں جانتا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ یہ سب اخراجات ضروری ہیں اور قوم ضعیف و قلیل اور بے سامان مگر یاد رکھو کہ یہ اخراجات کی روز افزوں مانگ اور قوم کی قلت و بے سروسامانی ہی تقاضا اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ قوم کے قوم بننے کا وقت اب آگیا ہے اب ارادتمندوں کی ارادت مخلصوں کا اخلاص اور سلسلہ کے عشاق کی جان نثاری معرض امتحان میں ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت اولوالعزم کی گریہ کش دعاؤں کے طفیل سے یقین ہے کہ قوم اس امتحان میں انشاء اللہ فائز المرام ثابت ہوگی۔

بالآخر میں اپنے تمام افراد سلسلہ اور انجمن ہائے احمدیہ کے کارکنوں کو خطاب کرکے کہنا چاہتا ہوں کہ جس حال میں صدر انجمن ان ضروریات سلسلہ کے لئے ذمہ دار ہے اور وہ آپ کی بنائی ہوئی ذمہ دار ہے تو کیا یہ آپ کا فرض نہیں کہ صدر انجمن کو اس قابل بنادیں کہ وہ سلسلہ کی بہترین خدمت میں اپنے قیمتی اوقات کو صرف کرنے کے لئے مالی مشکلات میں پڑے آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔ صدر انجمن کا فرض ہوگا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھکر حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی کی ہدایات و منشا کے ماتحت اشاعت و تبلیغ سلسلہ میں لگی رہے۔ میں زمانہ کے عربی الفاظ اور اشتہاری طریق اور اپیل کرنے والے جملوں کو بالکل الگ رکھکر نہایت سادے اور مخلصانہ طریق پر عرض کرتا ہوں کہ جن ضرورتوں کا میں نے ذکر کیا ہے یہ جہاں تک اسباب کا تعلق ہے قوم کے بیدار ہونے اور فوری توجہ کی محتاج ہیں۔ اور اب اتنا وقت نہیں رہا کہ متعدد اپیلیں کی جاویں یا یاددہانیاں ہوں۔ اس وقت جس جس قدر روپیہ انجمنوں کے خزانہ میں موجود ہے فوراً بھیجدیا جاوے اور اس رقم کے پورا کرنے کے لئے فوری تجاویز عمل میں آئیں تاکہ بہت جلد رقم صدر انجمن کے خزانہ میں داخل ہو جاوے اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ وہ آپکے دلوں کو کھولدے اور آپکے لئے عملی کام کے راستے آسان کردے آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدیہ بورڈنگ ہوس لاہور

انجمن احمدیہ لاہور نے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ایک بورڈنگ ہوس لاہور کے احمدی طلباء کے آرام کیلئے جاری کیا ہے۔ پہلے بورڈنگ کے لئے اسلامیہ کالج کے پاس ایک مکان مبلغ ۵۰ ماہانہ کرایہ پر لیا گیا تھا لیکن چونکہ اس مکان میں طلباء کو بعض تکالیف تھیں اس لئے عالی جناب حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے ملاحظۂ مکان کے بعد ممبران انجمن احمدیہ لاہور کو بورڈنگ کے لئے کوئی اور مکان لینے کی رائے دی چنانچہ بڑی تلاش کے بعد ایک مکان واقع گوالمنڈی مبلغ ۶۰ ماہوار کرایہ پر لیا گیا ہے۔ یہ عالیشان بلڈنگ حفظان صحت اور جائے وقوع کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ فی الحال بورڈنگ کی سپرنٹنڈنٹی کا کام بابو عبد الحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کے سپرد ہے۔ جو تن دہی سے اس میں کوشاں ہیں۔ بورڈنگ میں اس وقت تک کل پندرہ طلباء ہیں۔ جو لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بفضل خدا تعالےٰ احمدی ہیں بورڈران کے اسماء حسب ذیل ہیں:

خان محمد عبد اللہ خان صاحب گورنمنٹ کالج ÷ عبد العزیز صاحب اسلامیہ کالج ÷ محمد لطیف صاحب اسلامیہ کالج ÷ غلام فرید صاحب اسلامیہ کالج ÷ محمد ابراہیم صاحب مشن کالج ÷ محمد اکبر صاحب اسلامیہ کالج ÷ عبد السلام صاحب اسلامیہ کالج ÷ عزیز احمد صاحب اسلامیہ کالج ۔ مولاداد صاحب اسلامیہ کالج خدا حسین صاحب اسلامیہ کالج ÷ عبد العزیز صاحب اسلامیہ کالج ÷ سراج الحق صاحب میڈیکل سکول ÷ غلام قادر صاحب میڈیکل سکول ÷ مولوی محمد اسحٰق صاحب کمرشل کالج ÷ اور راقم الحروف اسلامیہ کالج ÷ بورڈنگ ہوس میں انشاء اللہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہر روز درس فرمایا کرینگے اور نماز بھی انشاء اللہ با جماعت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اس بورڈنگ کو ہر طرح سے مبارک کرے اور اس میں رہنے والوں کو تمام گندوں سے بچا کر دین و دنیا میں کامیاب کرے ÷ آمین۔ فقط ÷

خاکسار عبد العزیز خان سرودہ ضلع ہوشیارپور متعلم اسلامیہ کالج مقیم احمدیہ بورڈنگ لاہور

فہرست وصایا

۹۹۸۔ امام الدین ولد کرم بخش کشمیری ساکن سونگ ضلع گجرات اپنی جائداد مالیت ۲۶۶ کے دسوین حصہ کی وصیت کی ÷

۹۹۹۔ محمد یوسف ولد محمود خان اعوان ساکن تمرکھو ضلع ہزارہ ؍؍ ۳۰۰ اور ایک مکان سکونتی کے پانچوین حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۰۔ عبد الرحمن ولد عبد الصمد اعوان ساکن دولمیال ضلع جہلم۔ اپنی تنخواہ و الاونس کے ۱/۵ کی وصیت کی

۱۰۰۱۔ عبد الرحیم ولد حافظ محمد دین سدہو ساکن گوجرانوالہ۔ اپنی ؍؍ ؍؍ کے ۱/۵ اور بعد وفات متروکہ جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۲۔ محمد حسن ولد اصغر علی شاہ ساکن دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور بشرح صدر

۱۰۰۳۔ مسمات فضل بی بی زوجہ محمد عارف خادم مسجد اقصےٰ ساکن قادیان ؍؍ اپنے زیور مالیتی ماعہ ۱۱۰ کے دسوین حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۴۔ امیر بی بی بیوہ بنت قطب الدین ککے زئی ساکن ستکوہا حال قادیان ضلع گورداسپور مبلغ للعہ روپے جو اس وقت موجود تھے وصیت میں دیدیئے ÷

۱۰۰۵۔ رحمت بی بی زوجہ نور الہی ساکن قادیان ضلع گورداسپور اپنے زیور وغیرہ مالیتی ماعہ ۱۲۰ روپے کے دسوین حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۶۔ مسماۃ زینب زوجہ حافظ محمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور زیور مہر ۹۵ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۷۔ مسماۃ پاہ بی بی زوجہ حاکم الدین ساکن قادیان ضلع گورداسپور اپنے زیور مہر دو ہزار روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۸۔ محمد اسمٰعیل مادہولال ولد فخر الدین سیالکوٹی حال قادیان اپنے مکان واقعہ سیالکوٹ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۰۹۔ مسماۃ بھاگو زوجہ علی گوہر چپڑاسی تعمیر ساکن قادیان ضلع گورداسپور اپنے زیور مہر ۱۳۰ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۰۔ افتخار احمد ولد احمد جان ساکن لودیانہ حال قادیان اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ وصیت کیا

۱۰۱۱۔ مسماۃ ملکہ زوجہ افتخار احمد ؍؍ ؍؍ ؍؍ اپنے زیور مہر مبلغ ۵۲۵ کے دسوین حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۲۔ منظور قیوم ولد پیر افتخار احمد ساکن لودیانہ حال قادیان اپنی تنخواہ ماہوار کے دسوین حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۳۔ مسماۃ رانی زوجہ محمد اسمٰعیل مادہولال سیالکوٹی حال قادیان اپنی کل جائداد ۸۰۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۴۔ حضرت رشیدہ بیگم عرف محمودہ بیگم اہلیہ مقدسہ محترمہ حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی اپنے زیور و مہر اور نقد کل مبلغ ۹۲۳ روپیہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت فرمائی

۱۰۱۵۔ محمودہ بیگم بنت قدرۃ اللہ خان مرحوم ساکن قادیان ضلع گورداسپور مبلغ ماعہ ۱۱۸ کے دسوین حصہ کی وصیت فرمائی ÷

۱۰۱۶۔ مسماۃ مریم بی بی زوجہ مولوی فیض الدین ساکن سیالکوٹ اپنے مہر مبلغ ۲۰۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۷۔ عائشہ زوجہ پیر منظور قیوم ساکن قادیان اپنی جائداد معہ مہر ۳۰۰ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۸۔ مسماۃ زینب زوجہ منظور قیوم ساکن قادیان اپنے مہر ماعہ ۱۵۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ÷

۱۰۱۹۔ امیر احمد ولد مولوی سردار علی ساکن میانی تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور حال قادیان اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ وصیت کیا۔

۱۰۲۰۔ خدا بخش ولد منشی غلام محمد ککے زئی ساکن لاہور محلہ ککے زیان اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ وصیت کیا۔

۱۰۲۱۔ قسمت اللہ ولد فتح محمد قوم ملاح ساکن میانی ضلع جالندھر اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ وصیت کیا ÷

۱۰۲۲۔ حافظ محمد یوسف ولد سلطان احمد قریشی حال قادیان اپنی جائداد چار ہزار روپے کا ۱/۳ حصہ کی وصیت کرکے مبلغ ۵۰۰ روپیہ ادا کیا ÷